بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | پیر ۹ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ۲۱ احسان ۱۳۶۲ ہش ۲۱ جون ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۰ احسان / جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"ٹانگوں میں درد بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم شافی مطلق رحیم و رحمان خدا اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کے بابرکت وجود کو صحت یابی عطا کرے اور اپنے فضلوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے۔ آمین۔

احمدی سائنسدان اور انجینئر مفید ایجادات کر کے عام آدمی کی مشکلات دور کریں

احمدی مسلمان کی حیثیت سے آپ نے کاروانِ ترقی میں سب سے آگے بڑھنا ہے

احمدی سائنسدانوں اور انجینئروں کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

نوٹ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی انجینئروں اور سائنس دانوں کے نام ایک خصوصی پیغام جاری فرمایا ہے۔ حضور نے یہ پیغام ہر احمدی سائنس دان اور انجینئر تک پہنچانے کیلئے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے چیئرمین کو بھجوایا ہے۔ اصل پیغام انگریزی میں ہے اس کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی سائنس دانوں اور انجینئروں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی تخلیقی قوتیں پروڈکشن کے میدان میں بروئے کار لائیں۔ چھوٹی چھوٹی روزمرہ استعمال کی چیزوں سے شروع کریں جو کم ترقی یافتہ ملکوں بالخصوص پاکستان کے لیے بے حد مفید ہونگی۔

مثلاً مکھی اور مچھر کروڑوں انسانوں کی زندگی اجیرن بنائے رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم اس مصیبت سے نجات دلانے کے لیے کم ترقی یافتہ ممالک میں چھوٹی چھوٹی مفید سائنسی ایجادات کیوں نہیں کر سکتے۔ مارکیٹ میں ایسی ایجادات پہلے سے موجود ہیں اگر ان کو سستی قیمت پر بہت بڑی مقدار میں بنایا جائے تو عام پبلک کو وسیع پیمانے پر تکالیف سے بچایا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا ایسی الیکٹرونک مصنوعات بنائی گئی ہیں جو مادہ مچھر کی آواز کی نقل کر کے نر مچھر کو دعوتِ وصل دیتی ہیں اور تباہ کر دیتی ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ آپ بھی پاکستان میں ایسی مصنوعات بنائیں بلکہ اپنے ہی نئے نظریات پر بنا رکھ کر مکھی اور مچھر تباہ کرنے کی نئی مصنوعات ایجاد کریں۔

پھر زراعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ کئی تباہ کن جانور ہیں جو ہر سال بے شمار پیداوار تباہ کر دیتے ہیں مثلاً چوہے جو نہ صرف ذخیرہ اناج کو تباہ کرتے ہیں بلکہ قسم ہا قسم کی کھڑی فصلوں کو بھی تباہ کر دیتے ہیں۔ طوطے ہیں جو اناج کو کھیت ہی میں تباہ کر دیتے ہیں۔ پھر کاشتکار کا سخت ترین بدنام زمانہ دشمن جنگلی سور ہے جو ہر قسم کی معلومہ پیداوار کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ ان آفات سے بچنے کے لیے روائتی طور پر زہریلی کیمیاوی ادویہ استعمال کی جاتی ہیں جو نہ صرف بری طرح ناکام رہی ہیں بلکہ فائدہ سے کہیں زیادہ ضرر رساں ثابت ہوئی ہیں۔

امریکہ میں اس چیلنج کو قبول کر کے نئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں۔ ایسی مصنوعات ایجاد ہوئی ہیں جن سے ایسی انتہائی تشویشناک آوازیں نکلتی ہیں جو صرف چوہے ہی سن سکتے ہیں۔ انسان اُن آوازوں سے بے خبر رہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ صرف چند مثالیں ہیں آپ کا مقصد بے حد بلند و بالا ہے۔ آپ نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو آسمان تک پہنچانا ہے۔ علم اور سائنس کے جس میدان

باقی ص۸ پر

تحریکِ دعاء خاص

جماعت احمدیہ کے مبلغین اس وقت اکناف عالم میں اعلائے کلمۂ اسلام کے لیے مصروف جہاد ہیں اور نامساعد حالات میں بھی بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلا رہے ہیں۔

رمضان المبارک کے ایام میں احباب خاص طور پر ان مجاہدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور جلد غلبۂ اسلام کے سامان پیدا فرمائے آمین۔

خاکسار
بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التبشیر

بریلی (کینیڈا) میں یوم التبلیغ

مکرم منیر الدین صاحب شمس انچارج مشنری و امیر کینیڈا لکھتے ہیں کہ:۔

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ ہر ایک کو داعی الی اللہ بن جانا چاہیئے۔ کینیڈا کی جماعت بریلی نے ۱۹ مارچ کو یوم التبلیغ منایا۔ باوجود اس کے کہ اس روز صبح کا آغاز تیز بارش سے ہوا۔ اور سردی بھی کافی تھی۔ پھر بھی نوجوانوں، بچوں اور بزرگوں نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ خواتین نے پمفلٹ فولڈ کئے اور شہر کے مختلف مراکز کے راستوں پر کھڑے ہو کر چھ صد کے قریب پمفلٹ تقسیم کئے اطفال نے آٹھ سو گھروں کے لیٹر بکسوں میں پمفلٹ ڈالے۔ اظہر جنجوعہ، شاذیہ جنجوعہ دس اور آٹھ سال کے بچوں نے بڑے شوق اور جذبہ سے پمفلٹ تقسیم کئے۔ اگر کوئی پمفلٹ لینے سے انکار کرتا تو یہ بچے آپس میں کہتے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ مطالعہ کرنا نہیں چاہتے۔ ایک بوڑھی عورت اپنی کار میں بیٹھی یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ وہ کار سے باہر آئی اور بچوں سے پمفلٹ کا مطالبہ کیا۔

اس کارِ خیر میں محمد عیسیٰ جان اور نو احمدی بھائی عبدالرشید لطیف آف گیانا نے بھی حصہ لیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان ادنیٰ مساعی کو قبول فرمائے اور اپنے فضلوں سے دلوں کو حق کی طرف مائل فرمائے۔ آمین

(مرسلہ۔ وکالت تبشیر۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

۲۹ احسان ۱۳۶۲ ہش

رمضان کی عظمت کے تین مہتم بالشان پہلو

رمضان المبارک کے فضائل اور ان کے ماحصل کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے چند الفاظ میں نہایت جامع طور پر بیان فرمایا ہے۔ وہ مختصر لیکن نہایت جامع الفاظ یہ ہیں:۔

اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو (۱) جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور (۲) دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور (۳) شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

ہر چند کہ یہ حدیث بہت واضح اور نہایت ہی جامع احادیث میں سے ایک ہے لیکن فی زمانہ اس حدیث اور اس کے اصل مفہوم کو سمجھنے میں لوگوں کو بہت دقت پیش آتی ہے کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی بہت سے لوگوں میں نیکی کی طرف رجحان پیدا ہونے کی بجائے برائی کی طرف میلان بڑھ جاتا ہے۔ دکاندار اشیائے صرف کی قیمتیں یکدم بڑھا دیتے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ لوگوں کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ناجائز نفع خوری کے ذریعہ اپنے لئے دوزخ کے دروازے کھول رہے ہیں اور جنت کے دروازوں کو بند کر رہے ہیں۔ اخبارات پر نگاہ ڈالو تو دیگر گناہوں کے ارتکاب میں کمی کے رجحان کے آثار نظر نہیں آتے۔ معمولی معمولی باتوں پر قتل، چوری، اغوا اور زنا کی خبریں پہلے ہی کی طرح اخباروں کے صفحات پر بکھری ہوئی نظر آتی ہیں اور محسوس یوں ہوتا ہے کہ شیطان پہلے ہی کی طرح کھلا پھر رہا ہے اور بہت سے انسانوں کے لئے جنت کے دروازے اسی طرح بند اور دوزخ کے دروازے اسی طرح کھلے ہیں جس طرح پہلے تھے۔

دراصل ایک اور حدیث سے (اور وہ بھی حضرت ابوہریرہؓ سے ہی مروی ہے) اس حدیث کے اصل مفہوم کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے وہ حدیث یہ ہے:۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (بخاری)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (رمضان میں) جھوٹ بولنا اور دوسرے برے کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی حاجت نہیں کہ وہ (روزہ رکھے اور) اور کھانا پینا چھوڑ دے۔

اس سے ظاہر ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے ضرور کھلتے ہیں اور دوزخ کے دروازے ضرور بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو ضرور بالضرور جکڑ دیا جاتا ہے لیکن ان لوگوں کے لئے جو اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا روزے رکھتے ہیں اور ہر قسم کے گناہوں سے دستکش ہو کر رضائے الٰہی کی خاطر بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجا لاتے ہیں۔ رمضان ایسے لوگوں کے لئے انمول موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھ کر اور جملہ دیگر عبادات کو کمال تعہد سے بجا لا کر اپنے اندر یہ اہلیت پیدا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے جنت کے دروازوں کو کھول دے، دوزخ کے دروازوں کو بند کر دے اور شیاطین کو اس طرح جکڑ دے کہ وہ انہیں برے کاموں کی ترغیب دلا ہی نہ سکیں۔

قرآن مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیفیت کہ انسان کے لئے جنت کے دروازے وا کر دیئے جائیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جائیں، اور شیطان کو بے بس کر دیا جائے، تقویٰ سے متصف ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور یہی کیفیت رمضان میں اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا روزے رکھنے والوں کے حق میں اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ ان کا پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنا اور رمضان کی دیگر عبادات بجا لانا انہیں تقویٰ سے مزین کر دکھاتا ہے جیسا کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ سے ثابت ہے۔ جہاں تک تقویٰ کے وصف سے متصف ہونے کے نتیجہ میں متقیوں کے لئے جنت کے دروازے کھلنے کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی متعدد آیات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝

(سورہ ص آیات ۵۰، ۵۱)

ترجمہ:۔ اور متقیوں کے لئے یقیناً نہایت اعلیٰ درجہ کا ٹھکانا مقرر ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے والے باغات جن کے دروازے ہمیشہ ان کے لئے کھلے رہیں گے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ متقیوں کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ کیا جائے گا اور گویا ان کے لئے دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ (الطور آیات ۱۸، ۱۹)

ترجمہ:۔ متقی جنتوں میں اور نعمتوں میں ہوں گے اور جو کچھ ان کا رب ان کو دے گا اس پر خوش ہوں گے۔ اور ان کا رب انکو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔

پھر تقویٰ ہی کی بدولت مومنوں کو شیطان کے حملوں سے بچایا جاتا ہے۔ وہ ایسے متقیوں کے بارہ میں بالکل بے بس ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر دم اور ہر لمحہ اس سے چوکنا رہتے ہیں اور اس کے کسی وار کو بھی کامیاب نہیں ہونے دیتے۔ اس لحاظ سے شیطان کو ان کے لئے جکڑ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کی اس عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۲۰۲)

ترجمہ:۔ متقیوں کا دستور یہ ہے کہ جب کوئی شیطانی خیال ان کے دل میں آنے لگتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے اور یاد الٰہی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور یکدم ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں (یعنی وہ شیطان کے وار کو کارگر نہیں ہونے دیتے)۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ تقویٰ مومنوں کا ایک ایسا بنیادی وصف ہے جس کی بدولت جنت ان کے قریب کر دی جاتی ہے، دوزخ سے انہیں دور رکھا جاتا ہے۔ اور شیطان کو ان کے لئے بے بس کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ رمضان کے روزے فرض ہی اس لئے کئے گئے ہیں کہ تا مومن پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھ کر اور رمضان کی دیگر عبادات بجا لا کر تقویٰ کے وصف سے متصف ہوں اور صحیح معنوں میں متقی بنیں۔ اسی لئے رمضان میں ایسے مومنوں کے لئے (۱) جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (۲) دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور (۳) شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ رمضان کی عظمت کے یہ تین نہایت مہتم بالشان پہلو ہیں جنہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اپنی اس متفق علیہ حدیث میں اختصار لیکن کمال جامعیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے جسے ہم نے اس مضمون کے شروع میں درج کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسائل رمضان

قسط نمبر ۵

نوٹ: یہ مضمون مفتی سلسلہ کے مشورہ سے تیار کیا گیا ہے

مکرم عبدالماجد صاحب طاہر۔ رکن دارالافتاء۔ ربوہ

سوال نمبر ۲۷۔

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ دے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟۔

ج:۔ جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ دے وہ سخت گنہگار ہے ایسے شخص پر بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی پے در پے اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا۔ یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس کو ساٹھ روزے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالےٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا۔ حدیث نبویؐ ہے:۔

"عن ابی ھریرۃؓ قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال مالک قال وقعت علی امرأتی وانا صائم فقال رسول اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبۃ تعتقھا قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا قال فمکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا نحن علی ذالک اُتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیھا تمر والعرق المکتل قال این السائل فقال انا قال خذ ھذا فتصدق بہ فقال الرجل اعلی افقر منی یا رسول اللہ فواللہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ اھلک"

(بخاری کتاب الصوم، باب اذا جامع الرجل فی رمضان ولم یکن لہ شیئ)

ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا حضورؐ نے فرمایا کس نے تجھے ہلاک کیا۔ اس نے عرض کی کہ حضورؐ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں حضورؐ نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کی حضور نہیں۔ اگر ایسا ہو سکتا اور شہوانی جوش کو روک سکتا تو یہ غلطی ہی کیوں سرزد ہوتی۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر بیٹھو۔ اتنے میں کوئی شخص ٹوکری کھجوروں کی لے آیا۔ آپؐ نے فرمایا اٹھا لے اور اسے مسکینوں کو کھلا دے۔ وہ شخص ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا مدینہ بھر میں۔ میں خود سب سے زیادہ محتاج ہوں حضورؐ اس کی لجاجت پر کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا جاؤ اپنے اہل و عیال کو ہی کھلا دو۔

سوال نمبر ۲۸:۔

اگر کوئی شخص شدت پیاس کی وجہ سے روزہ توڑ دے تو اس کو کفارہ ادا کرنا پڑے گا

ج۔ اگر کوئی شدید پیاس سے مجبور ہو کر روزہ توڑ دے تو اس کے لئے اسی روزہ کی قضاء ضروری ہے البتہ ایسی صورت میں کفارہ (فدیہ وغیرہ) ضروری نہیں ہوگا۔ کفارہ صرف ایسی صورت میں ضروری ہوتا ہے جبکہ انسان بغیر کسی عذر اور مجبوری کے جان بوجھ کر روزہ توڑ دے۔ ایسی حالت میں اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس غلطی کا کفارہ ادا کرے یعنی دو ماہ کے متواتر روزے رکھے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

سوال نمبر ۲۹:۔

خیال تھا کہ آج عید ہے صبح آٹھ بجے ناشتہ کر کے عیدگاہ گیا تو معلوم ہوا کہ عید تو کل ہوگی۔ میں نے اس وقت سے روزہ کی نیت کر لی اور پھر شام تک کچھ نہ کھایا کیا میرا روزہ ہو گیا؟۔

ج:۔ روزے کے لئے ضروری ہے کہ طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کچھ نہ کھایا جائے اور نیت روزے کی ہو۔ چونکہ دن کے وقت یہ سمجھتے ہوئے کھانا کھا لیا گیا کہ آج روزہ نہیں ہے اس لئے گناہ تو نہیں ہوا لیکن روزہ بھی نہیں ہوا۔ اس لئے اس کی قضاء ضروری ہے۔

سوال نمبر ۳۰:۔

کیا روزہ دار کے لئے ہر قسم کا ٹیکہ کروانا منع ہے۔ حکومت کی طرف سے جو ٹیکے لگوائے جاتے ہیں کیا روزہ دار وہ لگوا سکتا ہے؟۔

ج۔ جب اللہ تعالےٰ نے یہ رعایت دی ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر روزے رکھے تو ایسی کونسی مجبوری ہے کہ رمضان میں بیمار ہونے کے باوجود روزے رکھے جائیں۔ ٹیکہ لگوانے کی اسی لئے ضرورت پیش آتی ہے کہ شخص بیمار ہے یا ڈاکٹر کے نزدیک بیماری کی روک تھام کے لئے ٹیکہ لگوانا ضروری ہے یا حکومت بیماری کے انسداد کے لئے ٹیکہ لگوا رہی ہے اور بعد میں موقعہ نہیں ملے گا ان تمام صورتوں میں روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے پس روزہ کی حالت میں ٹیکہ لگوانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یوں مسئلہ کے طور پر جلدی ٹیکہ مثلاً چیچک کے ٹیکہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ایسا انجکشن UNDER MUSCULAR یا INTER VENOSE سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح انیما کرانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۱۔

وہ کون سے امور ہیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

ج۔ مسواک خشک و تر، آنکھوں میں دوائی ڈالنے سے، خوشبو سونگھنے، بلغم حلق میں چلے جانے۔ گرد و غبار حلق میں پڑ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح پچھنے لگوانے، قے کرنے، معمولی آپریشن کروانے، خوشبو یا کلوروفارم سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ انہیں پسندیدہ نہیں سمجھا گیا اس لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔

ان کے علاوہ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا خوشبو لگانا۔ داڑھی یا سر میں تیل لگانا، بار بار نہانا۔ آئینہ دیکھنا، مالش کرانا، پیار سے بوسہ لینا۔ اس میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں ہے اور نہ ہی ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۳۲۔

کیا حالت جنابت میں نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔

ج۔ اگر جنابت کی حالت میں نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔

سوال نمبر ۳۳۔

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے یا ٹنکچر آیوڈین لگانے کا کیا حکم ہے۔

ج۔ ٹوتھ پیسٹ غیر پسندیدہ ہے۔ البتہ سادہ برش کرنا کلی کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر ۳۴۔

سگریٹ نسوار اور حقہ پینے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟۔

ج۔ روزہ کی حالت میں یہ تینوں چیزیں مکروہ اور ناپسندیدہ ہیں۔

سوال نمبر ۳۵:۔

کیا روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا لینے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر یاد نہ رہے اور بھول کر انسان کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علی حالہ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اس کے روزہ میں واقع نہیں ہوگا بلکہ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ اگر کوئی بھول کر کھانے پینے لگ جائے تو پاس کے لوگ اسے یاد نہ دلائیں کیونکہ اللہ تعالےٰ اسے کھلا پلا رہا ہے پھر انہیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ اس میں روک ثابت ہوں۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اذا نسی فاکل وشرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ۔"

(بخاری، کتاب الصوم باب الصائم اکل او شرب ناسیاً)

"یعنی کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے بلکہ وہ اپنا روزہ مکمل کر لے یہ تو اللہ تعالےٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔"

دارقطنی میں اسی حدیث کے ساتھ "ولا قضاء علیہ ولا کفارۃ" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ یعنی نہ اس پر قضاء ہے اور نہ کفارہ ہے۔ (دارقطنی کتاب الصوم جلد اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن یہ سمجھ کر روزہ کھول لیا کہ سورج ڈوب گیا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء ضروری ہوگی۔ لیکن اس غلطی کی وجہ سے نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس پر کوئی کفارہ ہے

سوال نمبر ۳۶:۔

کیا کسی حادثہ میں مریض کو خون دینے سے خون دینے والے روزہ دار کا روزہ ٹوٹ جائیگا۔

ج۔ صرف خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن چونکہ ایسا کرنے سے کمزوری ہو جاتی ہے اس لئے اگر روزہ مکمل کرنا مشکل ہو تو اسے کھول دینا چاہیئے۔ خون دینا چونکہ انسانی جان کی حفاظت کے لئے بعض اوقات ضروری ہے اور روزہ تو بعد میں بھی رکھنے کی اجازت ہے اور خدا تعالےٰ نے یہ رعایت دی ہے اس لئے خون دینا چاہیئے اور جو شخص محض روزے کے عذر پر اس انسانی خدمت سے محروم ہوتا ہے وہ نیکی کا کام نہیں کرتا۔

سوال نمبر ۳۷۔

رمضان المبارک کے چھوٹے ہوئے روزے رمضان کے بعد مسلسل یا وقفہ کر کے رکھے جا سکتے ہیں؟

ج۔ اگر سفر یا بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے رہ گئے ہوں تو بعد میں انہیں پورا کرنا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ مسلسل رکھے جائیں وقفہ وقفہ کے بعد بھی رکھے جا سکتے ہیں خواہ ایک ایک کر کے رکھے۔

سوال نمبر ۳۸۔

اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں تو اس کے وارث کو کیا کرنا چاہیئے۔

ج۔ وارث کے لئے جائز ہے کہ وہ میت کی طرف سے رمضان کے روزے رکھے اور اگر نہیں رکھ سکتا تو اس کی طرف سے فی روزہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ادا کرے۔

رمضان المبارک کے بابرکت ایام

(مکرم محمد انوار الحق صاحب گنج مغلپورہ لاہور)

رمضان المبارک کے بابرکت ایام جاری ہیں بڑی ہی برکتوں اور رحمتوں والے ہیں یہ ایام۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حاصل کرنے کے مبارک ایام ہیں وہ بابرکت ایام ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کو حاصل کرنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت کس لیتے تھے۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخر میں رمضان المبارک کے بارہ میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بیان کیا:۔

"اے لوگو! بڑی عظمتوں والا بڑی برکتوں والا مہینہ قریب آگیا ہے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اور اس میں راتوں کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ یہ مہینہ بدیوں سے روکنے اور نیکیوں کو استقلال سے ادا کرنے کا مہینہ ہے اور اس کا بدلہ جنت ہے۔ یہ محتاج لوگوں کی ہمدردی اور بھلائی کا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے جو اس میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کو گناہوں سے مغفرت حاصل ہوگی اور وہ دوزخ کی آگ سے آزاد کیا جائے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں سے کوئی کمی کی جائے اور جو زیادہ استطاعت نہ رکھتا ہو وہ دودھ یا کھجور یا پانی سے روزہ کھلوا سکے تو اس کو بھی یہ ثواب خدا تعالیٰ دے گا۔ اور جو روزے دار کو پانی (ٹھنڈے) سے سیر کرائے خدا تعالیٰ اسکو میرے حوض سے ایسا پانی پلائے گا کہ وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا یہ وہ مہینہ ہے جس کے ابتداء میں رحمت اور اس کے وسط میں مغفرت اور اس کے آخر میں دوزخ کی آگ سے آزادی ہے جو اس میں اپنے ماتحت سے تخفیف کرے گا خدا اس کی مغفرت کریگا اور دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۱۶۳ ص ۱۷۴)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی اہمیت کے بارے میں مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۴)

یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزہ کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی) کمزوریوں سے بچو۔

اس آیت کریمہ پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزے صرف امت مسلمہ پر ہی فرض نہیں کیے بلکہ پہلی امتوں پر بھی روزے فرض تھے گو ان کا طریق کار علیحدہ تھا مگر روزوں کا رکھنا ان پر بھی ضروری تھا۔ چنانچہ تورات میں یہ مذکور ہے کہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے اور وہاں اس رسول مقدس نے چالیس روزے رکھے اسی طرح متی باب نمبر ۶ آیت نمبر ۱۶ و ۱۸ میں لکھا ہے جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے ہیں بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھو تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے اس صورت میں تیرا باپ پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔"

پس معلوم ہوا کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو پہلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ قرآن کریم نے جہاں روزوں کی فرضیت بیان فرمائی وہاں یہ بھی شرط عائد کر دی کہ:۔

"تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے اس مہینہ کے روزے رکھنے چاہئیں۔"

(سورۃ بقرہ)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی ناراضگی کو مول لیتا ہے چنانچہ مشہور راوی حضرت ابوہریرہ رضی روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جو شخص بغیر بیماری کے یا اور کسی شرعی عذر کے رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھتا اگر وہ ساری عمر روزے رکھتا رہے تو پھر بھی رمضان المبارک کے روزوں کی قضا نہیں ہوگی۔"

اس حدیث سے روزہ کی اہمیت ظاہر ہو جاتی ہے الغرض روزہ ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

؎ اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار"

پھر حضور فرماتے ہیں۔

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے۔"

سیدنا حضرت مصلح موعود احباب جماعت کو رمضان المبارک کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانے کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ آکر لے جاؤ۔"

(الفضل ۹ اپریل ۱۹۲۹ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کے بابرکت ایام سے فائدہ اٹھانے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور انجام بخیر فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

تحریک جدید دفتر اوّل

تحریک جدید دفتر اوّل میں شامل ہونے والے جو بزرگ وفات پا چکے ہیں ان کے وارثان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی طرف سے اس قربانی کو جاری رکھیں۔ جو دوست اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے تحریک جدید دفتر اوّل کا چندہ جاری کرنا چاہتے ہوں وہ یہ یاد رکھیں کہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں ہے کہ اتنا ضرور ادا کرنا ہوگا۔ بلکہ اپنی بساط و استطاعت کے مطابق جو توفیق ہو وہ ادا کریں۔

جملہ قائدین و ناظمین تحریک جدید خدام الاحمدیہ اپنی اپنی مجالس میں اس بات کا اہتمام کریں اور دفتر اوّل کے مجاہدین کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مرکز کو مطلع کریں۔ نیز جہاں جہاں دفتر اوّل کے وفات یافتہ بزرگوں کا پتہ چلے وہاں ان کے اعزہ و اقربا کو تحریک کریں کہ وہ اس بابرکت تحریک میں ان کی طرف سے حصہ لیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہدات و تاثرات

تو برائے وصل کردن آمدی

فتنۂ تکفیر کی کرشمہ سازیاں | علمائے سُو کا کردار

آنحضورؐ کے ارشادات | تدبر اور فراست کی ضرورت

مولانا کوثر نیازی

نوٹ :- روزنامہ جنگ کراچی نے اپنی ۱۶ مئی ۸۳ء کی اشاعت میں مولانا کوثر نیازی صاحب کے مستقل کالم "مشاہدات و تاثرات" کے زیرِ عنوان ایک فکر انگیز مضمون شائع کیا ہے۔ یہ مضمون بلا تبصرہ من وعن ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

کسی مسلمان کو کافر قرار دے دینا انتہا درجے کی شقاوت اور سنگدلی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلف کے اکابر علماء و فقہاء اس سلسلے میں بیحد محتاط تھے۔ مشہور حنفی فقیہ علامہ شامی نے اپنی کتاب "ردالمختار" میں لکھا ہے کہ :-

"ایک مسلمان کے کسی قول اور عقیدے کی سو تاویلیں ممکن ہوں جن میں سے ننانوے کفر کی ہوں اور صرف ایک احتمال ایمان کا ہو تو اس کی تکفیر جائز نہیں۔"

مشہور صوفی بزرگ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے انہوں نے اپنے مکتوب "انوار القلوب" میں فقہاء کے اس قول کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ قول فقہاء ننانوے احتمال کا تحدید نہیں ہے بلکہ اگر کسی کے کلام میں ہزار احتمال ہوں۔ جن میں سے نو سو ننانوے احتمالات کفریہ ہوں۔ اور صرف ایک احتمال ایمان کا ہو تو اس کی بھی تکفیر جائز نہیں۔"

ہمارے مختلف مذہبی مکاتب فکر ان اصولوں کو سامنے رکھتے تو مسلمانوں میں کبھی انتشار و افتراق پیدا نہ ہوتا۔ وہ اختلاف رکھتے ہوئے بھی ایک ملت اور ایک جماعت بن کر رہ سکتے تھے مگر افسوس کہ ہر دور میں بعض غیر محتاط اور جذباتی اہل علم ذاتی اور گروہی تعصبات کا شکار ہو کر اندھا دھند تکفیر کا لٹھ گھماتے رہے اور انہوں نے یہ غور کرنے کی زحمت ہی گوارا نہیں فرمائی کہ اسلام کی کتنی جلیل القدر ہستیاں اس کی زد میں آ رہی ہیں۔ تاریخ کے اوراق الٹے جائیں تو یہ تماشا نظر آتا ہے کہ مسلمانوں میں جتنی تاریخ ساز شخصیتیں پیدا ہوئیں جن کے تذکرے حذف کر دیئے جائیں تو خدمتِ اسلام کا باب اپنے سر عنوان ہی سے محروم ہو جائے وہ سب کی سب اپنے اپنے زمانے میں بعض ظالم فتویٰ نگاروں کی نوازشات کا شکار ہو چکی ہیں ہم نے اس سلسلے میں "حربہ تکفیر اہل قبلہ" "تطہیر الاولیاء"۔ "مقام جنید"۔ "تذکرۃ الاولیاء" "حسام الحرمین"۔ "فتاویٰ الحرمین"۔ "حجج الکرامہ"۔ "سوانح مولانا عبداللہ غزنوی"۔ "رود کوثر" اور نظم الدارنی سلک السیر وغیرہ نامی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو ایسی ہستیاں جن پر کفر کے فتوے لگائے گئے ان کی فہرست میں یہ نام بھی دکھائی دیتے ہیں

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵۔ حضرت امام حسینؓ ۶۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ ۷۔ حضرت امام مالکؒ ۸۔ حضرت امام احمد ابن حنبلؒ۔ حضرت امام شافعیؒ ۱۰۔ حضرت جنید بغدادیؒ۔ ۱۱۔ حضرت شبلیؒ ۱۲۔ حضرت ذوالنون مصریؒ۔ ۱۳۔ حضرت منصورؒ۔ ۱۴۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ۔ ۱۵۔ حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ۔ ۱۶۔ حضرت بایزید بسطامیؒ۔ ۱۷۔ حضرت داتا گنج بخشؒ ۱۸۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ۔ ۱۹۔ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ۔ ۲۰۔ حضرت امام غزالیؒ۔ ۲۱۔ حضرت امام بخاریؒ ۲۲۔ حضرت ابن حزمؒ۔ ۲۳۔ علامہ ابن تیمیہؒ۔ ۲۴۔ علامہ ابن القیمؒ۔ ۲۵۔ حضرت ابوالحسن اشعریؒ۔ ۲۶۔ حضرت سید محمد جونپوریؒ۔ ۲۷۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ۲۸۔ حضرت مظہر جان جاناںؒ۔ ۲۹۔ حضرت قاضی عیاضؒ۔ ۳۰۔ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ۔ ۳۱۔ حضرت فرید الدین عطارؒ۔ ۳۲۔ حضرت داؤد طاہریؒ۔ ۳۳۔ حضرت علامہ ابن رشدؒ۔

جو اصحاب علم تاریخ اسلام میں علمائے سوء کے کردار سے آگاہ ہیں۔ ان پر یہ امر واضح ہے کہ جب کبھی ماضی میں (اور حال میں بھی) کوئی مجتہد وقت اور احیائے ملت کا طلب گار اوپر کو اٹھا اور ملت کے حضور اپنی دانائیوں، ہوشمندیوں اور افکار عالیہ کا تحفہ نذر لایا، تو علمائے تنگ نظر کا یہ گروہ تکفیر کے مسموم ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اس کے راستے میں آن کھڑا ہوا اور کچھ ایسے نوکیلے کانٹے اور بوجھل پتھر اس کے ساتھ بکھیرے کہ اس کے پاؤں لہو لہان بھی ہوئے اور منزل کا سفر بھی دشوار سے دشوار تر ہو گیا۔

حضرت امام مالکؒ اپنے تقویٰ و طہارت اور پاکیزگی عمل کی رو سے دوسری صدی ہجری کے امام اور مجتہد عصر تسلیم کئے گئے ہیں وہ حدیث کے پہلے مجموعے موطا امام مالکؒ کے مرتب و مولف ہیں انہوں نے اپنی ساری عمر مسجدِ نبوی میں گزاری وہ مدینہ کی گلیوں کو جنت کی روشنیوں سے بھی بہتر جانتے تھے انہوں نے اس خاک پاک سے آنکھوں کا نور بڑھایا تھا جو حضور سرور کون و مکاں کے قدموں کو برابر دس سال تک چومتی رہی تھی۔ علماء اور ابنائے وقت کے نزدیک ان کا پہلا جرم یہ تھا کہ انہوں نے ابوجعفر منصور اور ابوالعباس سفاح کے ظالم ہاتھوں پر بیعت نہ کی تھی اور حضرت امام حسنؓ کے ایک بزرگ پوتے کو خلافت کا مستحق جانا تھا۔ حضرت امام مالکؒ کا دوسرا جرم ان علماء کے نزدیک یہ تھا کہ انہوں نے فکرِ نو کی شمع جلائی تھی اور ملت بیضا کو نئی روشنی عطا کی تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اونٹ پر بٹھا کر شہر بھر میں ان کی تشہیر کرائی گئی۔

حضرت امام شافعیؒ فقہ اسلامی کے روشن چراغ ہیں مگر یار لوگوں نے انہیں "اضرہ من ابلیس" (شیطان) سے بڑھ کر خطرناک قرار دیا پہلے ان پر بغداد شہر کی وسعتیں تنگ کی گئیں پھر مصر کی فضاؤں میں ان کے خلاف خوفناک بارود اچھالا گیا۔ اس سے برا سلوک امام احمد بن حنبلؒ کے ساتھ روا رکھا گیا ان کی تکفیر کے فرمان پر علمائے سوء نے دستخط ثبت کئے تو ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئیں۔ ان کو اونٹ کی ننگی پیٹھ پر سوار کیا گیا اور ان کے جسم پر کوڑے برسائے گئے۔ علماء کا یہ تنگ نظر گروہ رئیس المحدثین امام بخاریؒ کے خلاف بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ امام المحدثین نے ان کی وضعی حدیثوں کے چہروں سے نقاب الٹ دیئے تھے۔

اس گروہ نے اپنی کوتاہ نظری اور کج نگاہی کے مظاہرے احیائے اسلام کے داعی حضرت امام غزالیؒ کے خلاف تو اس قدر کئے تھے کہ حضرت امام کو ان کے اندر اپنی راہ بنانے میں مدتیں لگ گئیں۔ انہوں نے طب جدید اور فکر نو کے موجد اوّل جابر ابن حیان کے چہرے پر بھی تکفیر کا پتھر پھینکا۔

انہوں نے امام رازیؒ، فارابی، حکیم ابن رشد، ابن سینا اور طب قدیم میں سب سے بڑے سرجن ابن الہیثم اور ابن الواحد پر تو کفر کے پتھر کچھ اس طرح برسائے تھے کہ سارا ماحول پتھروں سے بھر گیا تھا۔

غرضیکہ علماء کا یہ گروہ تنگ نظر بنو امیہ، بنو عباس، سلجوقیوں، فاطمیوں، صفویوں، مملوکوں، غزنویوں، غوریوں اور مغلوں کے ادوار میں ہمیشہ ہر اس روشنی کی کرن کا دشمن رہا ہے جس سے ملت کے اندھیرے چھٹنے کا اسے گمان ہوا انہوں نے کبھی اجالوں کو سینے سے نہیں لگایا انہوں نے کبھی نکری آفتابوں اور ماہتابوں کو خوش آمدید نہیں کہا۔ انہوں نے افق ملت پر نمودار ہونے والے کسی بھی ستارے کے پھوٹنے والے نور سے عوامی دھند کے دور کرنے میں مدد نہیں لی۔

کوئی شبہ نہیں کہ ان اکابر اسلام کی تکفیر تاریخ اسلام کا ایک الم ناک سانحہ ہے۔ مگر اس میں خوشی کا ایک پہلو ضرور نظر آتا ہے کہ کفر کا فتویٰ لگانے والے معدودے چند تنگ نظر اور متعصب افراد تھے جنہیں کبھی قبول عام حاصل نہیں ہو سکا۔ مذکورہ بزرگان دین نے نہ انہیں کوئی اہمیت دی اور نہ ہی جوابی کاروائی میں الجھے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ فتوے صابن کی جھاگ اور پانی کے بلبلوں سے زیادہ حیثیت حاصل نہ کر سکے۔

یہ تو پہلے ادوار کی بات تھی انگریزوں کے عہدِ غلامی کا جائزہ لیا جائے یا خود اپنے عہدِ آزادی کا تو اس میں زوال اور انحطاط کی دوسری علامتوں کے علاوہ تکفیر کی مہم بھی پورے جوبن پر نظر آتی ہے۔ پہلے محض چند گنے چنے علمائے سوء اپنی روپہلی مصلحتوں کے تحت فتویٰ فروشی کا کاروبار کرتے تھے۔ اب جماعتوں کی جماعتوں نے کفر سازی کے کارخانے کھول لئے۔

بخاری شریف (جلد اول باب استقبال القبلہ) میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص ہماری طرح کی نماز پڑھتا ہے۔ ہمارے قبلے کی طرف منہ کرتا ہے اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے وہ مسلمان ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی حفاظت اس کو حاصل ہے۔ پس اے مسلمانو! اس کو کسی قسم کی تکلیف دے کر اللہ تعالیٰ کو اس کے عہد میں جھوٹا نہ بناؤ۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اپنی مشہور علمی کتاب حجۃ اللہ البالغہ (جلد ۱ ص ۳۲۲) میں حضورؐ کی ایک حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

"ایمان کی تین جڑیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے تو اس کے ساتھ کسی قسم کی لڑائی نہ کر اس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ بنا اور اسلام سے خارج مت قرار دے۔"

امام طبرانیؒ کہتے ہیں حضورؐ نے اسلام کو دس اجزا پر منقسم کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اسلام کے دس حصے ہیں جس شخص کے حصے میں ایک حصہ بھی نہ آیا پھر وہ تباہ ہو گیا۔ پہلا حصہ یہ ہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھ دیتا ہے وہ ملت اسلامیہ میں داخل ہو جاتا ہے" (کنز اعمال)، مشکوٰۃ شریف کی یہ حدیث تو بڑی مشہور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ شہادت اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اور شہادت اس کی کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ حج کرنا ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

بنظرِ انصاف دیکھا جائے تو مسلمانوں کا کون سا گروہ ایسا ہے جو ان بنیادی عقیدوں پر یقین نہیں رکھتا سبھی کو ان اصولوں پر دل سے اتفاق ہے صرف بعض تشریحات یا فروعات میں جھگڑے ہیں جو اختلاف عقل کی وجہ سے عین فطری ہیں۔ بنیادی اصولوں کو چھوڑ کر محض نزاعات کو اچھالنا نہ دین کی خدمت ہے۔ نہ ملت کی ہم اختلافات سے بالا تر ہوئے تو ہم نے پاکستان حاصل کیا پاکستان بننے کے بعد علمائے کرام نے اس نکتے کو سمجھا تو ان کے اتحاد و اتفاق کے نتیجے میں قرار داد مقاصد منظور ہوئی انہوں نے اسلامی دستور کے لئے کامل اتفاق رائے سے بنیادی اصول پیش کئے مگر افسوس کہ پاکستان بننے کے کچھ ہی عرصہ بعد فرقہ واریت نے فضا کو پھر سے مسموم بنا دیا اور پیشہ ور واعظوں نے ایسے تعصبات کھڑے کر دیئے کہ اختلاف عقیدہ کی وجہ سے ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرنے تک کا روادار نہ رہا۔ مسجدوں پر تختیاں لگا دی گئیں کہ یہاں فلاں اور فلاں فرقے کے لوگ نماز ادا نہیں کر سکتے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کچھ عرصے سے یہ فضا خراب سے خراب تر ہو رہی ہے۔ بریلوی دیوبندی اور شیعہ سنی نزاع کو ہوا دی جا رہی ہے فتنہ تکفیر ایک مرتبہ پھر زوروں پر ہے اور یہ سب کچھ ایسے وقت میں ہو رہا ہے، جبکہ ملت ایک خوفناک صورت حال سے دوچار ہے دشمن ہمیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں عالم اسلام کے جسد واحد سے صیہونیت کے لگائے ہوئے زخموں کی وجہ سے خون رس رہا ہے لاکھوں افغانی مسلمان گھر سے بے گھر ہو کر ہمارے ملک میں خیمہ زن ہیں۔ ہم کسی ایک فرقے کے واعظوں کو مطعون نہیں کرتے اس طرح کی کالی بھیڑیں ہر فرقے میں پائی جاتی ہیں لیکن سوچنے اور غور کرنے کا مقام یہ ہے کہ جو علماء روشن خیال روادار اور فراخ دل ہیں وہ ان لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے کیا اقدام کر رہے ہیں۔ ان انتشار پسند اور کافر ساز خطیبوں سے کچھ کہنا تو سراسر بیکار ہے وہ بیچارے اپنی معاشی ضروریات کے ہاتھوں مجبور ہیں فرض ان حضرات کو پکار رہا ہے جن کے دل میں درد جن کی نظر میں وسعت ہے اور ہمیں یہ کہنے میں تامل نہیں کہ خدا کے فضل و کرم سے ایسے اہلِ علم آج بھی ہر مکتب فکر میں پائے جاتے ہیں یہ ان کا کام ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقے کی ناراضگی کی پروا کئے بغیر فتنۂ تکفیر کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔

اربابِ حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے اب تک جاری کردہ احکام و فرامین کا غائر نظر سے جائزہ لیں کہیں ایسا تو نہیں کہ ان کے بعض اقدامات سے فرقہ واریت کو فروغ حاصل ہو رہا ہو۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ آغاز کار ان اسلامی قوانین سے ہوتا جن پر سب مکاتبِ فکر کا اتفاق ہے ان قوانین کے اجراء کے لئے بھی سالہا سال درکار تھے۔ دریں اثناء نزاعی معاملات کے تصفیے کے لئے ہر عقیدۂ خیال کے اہل علم کا بورڈ بنتا جو پورے تدبر سے کوئی بیچ کی راہ نکالتا اس طرح نہ کسی گروہ کو یہ الزام لگانے کا موقع ہاتھ آتا کہ یہ تو ایک فرقے کی حکومت قائم کی جا رہی ہے اور نہ دوسرے گروہ کو یہ شکایت ہوتی کہ ان کے ہم عقیدہ محض بعض ادائیگیوں سے بچنے کے لئے دوسرے گروہ میں شامل ہونے کا اقرار و اعلان کئے دے رہے ہیں۔ اسلامی حکومت کے قیام کا کام اس دور میں پُل صراط پر چلنے کے مترادف ہے اس کے لئے علمائے حق کو بھی اپنا فرض ادا کرنا ہوگا اور اربابِ حکومت کو بھی غیر معمولی فراست سے کام لینا ہوگا ورنہ ہماری غفلت کے نتیجے میں پاکستان کی فضا میں فرقہ واریت اور تکفیر کا زہر پھیل گیا تو قوم مدت مدید تک کسی دینی نصب العین کے لئے کام کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گی۔

(جنگ کراچی۔ ۲۶ مئی ۱۹۸۳ء)

احمدی بہنوں کے نام

ماہ رمضان کا

خصوصی پیغام

ماہ رمضان میں مردوں کے علاوہ مستورات کو بھی مساجد میں زیادہ وقت گزارنے کا موقع ملتا ہے اس سلسلہ میں احمدی مستورات ان امور کو مدنظر رکھیں:۔

۱۔ درس القرآن، نماز، تراویح اور درس حدیث کے وقت مستورات مسجد میں خاموشی سے بیٹھیں اور اپنا زیادہ وقت خاموشی سے ذکرِ الٰہی میں گزاریں

۲۔ صفوں کی درستگی کا خیال رکھیں۔ نماز میں جس صف میں جگہ خالی ہو وہیں بیٹھ جائیں۔ صفوں کو پھلانگتے ہوئے آگے جانے کی کوشش نہ کریں۔

۳۔ نماز کے لئے کھڑی ہوں تو جگہ درمیان میں خالی نہ چھوڑیں۔ کندھے سے کندھا ملائیں۔

۴۔ پنکھوں کے نیچے بیٹھنے کے لئے بار بار جگہ نہ بدلیں۔ اس طرح قرآن کریم کی بے حرمتی ہوتی ہے تلاوتِ قرآن خاموشی سے سنیں۔

۵۔ دورانِ درس مستورات ذاتی طور پر قرآن کریم کی تلاوت نہ کریں بلکہ درس کو غور اور توجہ سے سنیں۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

۱۱ جولائی ۱۹۸۳ء سے قبل چندہ جات تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء گرامی انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل کر کے بغرض دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعائیں حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مجاہدین اس مبارک فہرست میں شامل ہونے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

زعماء انصار اللہ کا مرکز سے رابطہ

مجالس کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری اپنے اندر بہت سے فوائد رکھتی ہے۔ جس مجلس کی باقاعدہ ہر ماہ کارگزاری رپورٹ مرکز کو ملتی ہے اس کے حالات کا مرکز کو بھی علم رہتا ہے اور جس شعبہ میں ضرورت محسوس ہوتی ہے مرکز اس کی راہنمائی کرتا ہے اس طرح مجالس مرکز کی راہنمائی میں خدا کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن رہتی ہیں۔

لہٰذا زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ مرکز سے مضبوط رابطہ رکھیں۔ اپنی مجلس کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی)

فطرانہ اور عید فنڈ

فطرانہ اور عید فنڈ کے بارے میں گزارش ہے کہ:۔

۱۔ عید فنڈ ہر دوست سے ان کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصولی فرما کر مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔

۲۔ فطرانہ کی شرح ایک صاع گندم کی قیمت یعنی ۵/ روپے فی کس مقرر کی جاتی ہے جو خاندان کے جملہ افراد کے حساب سے ادا کیا جائے۔ جو دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ نصف شرح ۲/۵۰ روپیہ فی کس کے حساب سے ادا کر سکتے ہیں۔ بیرونی جماعتیں وصول شدہ فطرانہ کا ½ اور ربوہ کے حلقہ جات ¼ حصہ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحقین میں تقسیم فرمائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد)

مقابلہ مضمون نویسی

اطفال الاحمدیہ کو سکول سے رخصتیں ہو چکی ہیں اور یہ وقت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ مضمون "سیرت عبدالرحمٰن بن عوف" لکھنے کیلئے بہترین ہے۔

آپ کی سہولت کی خاطر مقالے کی آخری تاریخ بڑھا کر ۱۰ جولائی کر دی گئی ہے اس لئے اطفال کو چاہیئے کہ کثرت سے معیاری مقالے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کھیلوں کا سامان، بچوں کے کھلونے
فیشنی چوڑیاں۔ آرٹیفیشل جیولری
شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

موسم گرما کے دیدہ زیب
پاکستانی، بین الاقوامی معیار
کے پارچہ جات
پاک کلاتھ ہاؤس
رحمت بازار ریلوے روڈ منڈی ربوہ

ہمارے ہاں ہر قسم کا عمارتی شیشہ
اور آئینے دستیاب ہیں
بھٹی گلاس ہاؤس
مسجد اقصیٰ چوک ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

محترمہ فضل النساء صاحبہ مرحومہ
آف حیدر آباد

محترمہ فضل النساء صاحبہ مرحومہ اہلیہ محترم بابو عبدالغفار صاحب فوٹو سپیڈ کمپنی رسالہ بازار حیدر آباد ۲۴ کو ایک مختصر کی علالت کے بعد حیدر آباد ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ حد درجہ فیاض، مہمان نواز، سیر چشم اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فدائی تھیں۔ ان کی فدائیت اور قربانی کا ایک بہت عمدہ واقعہ یہ ہے کہ جس دن ان کی شادی ہوئی وہ شفقتِ پدری سے محروم تھیں۔ بیوہ ماں نے بڑی محنت سے اپنی بچی کو شادی پر تین تولے کا ایک ہار بنوا کر دیا۔ شادی کے دن جب دلہن بنی ہوئی تھیں تو چوہدری احمد جان صاحب امیر راولپنڈی ان دنوں بسلسلۂ ملازمت الہ آباد میں مقیم تھے اور مسجد فضل لندن کے لئے مستورات کو حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ نے چندہ کی تحریک کی تھی۔ محترم چوہدری صاحب نے وہاں ایک تقریر میں اسی دن چندہ کی تحریک آیت قرآنیہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ پڑھ کر کی اور اس کی تفسیر بیان فرمائی تو مرحومہ نے اسی وقت وہ تین تولے کا ہار اتار کر چندہ میں دے دیا۔ جب خاوند نے پوچھا کہ یہ کیا کیا۔ تو کہنے لگیں مجھے سب سے پیارا یہ ہار تھا خدا کی آواز کان میں پڑی اور خدا کی راہ میں پیش کر دیا۔

خدا کی راہ میں اس قربانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو سات بیٹیوں اور چار بیٹوں سے نوازا اور بوقت وفات مرحومہ نے چھپن نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں اور سات پڑنواسے اور پڑنواسیاں اور پڑپوتے۔ پڑپوتیاں یادگار چھوڑے

مرحومہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ فراخی ہی میں زندگی بسر کی ہے اور ساری اولاد بھی اپنے گھروں میں خوش و خرم ہے۔

جب مسجد لندن تیار ہوئی اور حضرت مصلح موعود نے مسجد کا نام مسجد فضل لندن رکھا تو بہت خوش تھیں کہ میرا نام مسجد کے نام میں شامل ہے اور ہمیشہ یہ خواہش کرتی تھیں کہ خدا تعالیٰ یہ مسجد دیکھنے اور اس میں نماز پڑھنے کی توفیق دے بظاہر حالات سازگار نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ دعا بھی قبول فرمائی اور مرحومہ کی یہ خواہش بھی پوری کر دی وہ اس طرح کہ مرحومہ کا بڑا بیٹا ذوالفقار احمد لندن چلا گیا اور وہاں فوٹو گرافی کی دکان کھول لی اور خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا۔

۱۹۷۵ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث دورہ پر تھے تو ذوالفقار احمد صاحب نے اپنی والدہ اور والد دونوں کو لندن آنے کی دعوت دی اور ساتھ ہی دونوں کے ہوائی جہاز کے واپسی ٹکٹ بھجوا دیے۔ چنانچہ لمبے عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کی مسجد فضل دیکھنے کی خواہش پوری کی اور اس میں نماز کی ادائیگی کی توفیق مل گئی۔ جس سے وہ بہت خوش ہوئیں۔

مرحومہ نے بہتر سال کی عمر میں دائمی اجل کو لبیک کہا۔ خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں حیدر آباد کی جماعت کے کثیر احباب نے شرکت کی اور احمدیہ قبرستان حیدر آباد میں امانتاً دفن ہوئیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نیک نمونہ پر قائم رہنے اور صبر کرنے کی توفیق دے۔

حکیم نذیر احمد رہان
مربی سلسلہ احمدیہ، حیدر آباد (سندھ)

دعائے مغفرت

● مکرم رائے جہانگیر خاں صاحب نمبردار ولد رائے کرم خاں آف چک ۴۲۴ گ ب مورخہ ۸ جون بروز بدھوار ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد میں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ ان کا جنازہ چک میں ان کے رشتہ داروں جو کہ غیر از جماعت تھے نے پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

احباب جماعت سے ان کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے مؤدبانہ درخواست ہے۔

عبدالرشید صدر جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

آپ اپنی مجلس کے مرکزی امتحان اطفال الاحمدیہ منعقدہ ۲۷ مئی ۱۹۸۳ء کے پرچے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ نیز اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کی مجلس کا کوئی طفل ایسا نہ رہے جس نے یہ امتحان نہ دیا ہو۔ جزاکم اللہ۔

سیکرٹری تعلیم اطفال احمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

● میری باجی صدیقہ مریم صاحبہ گلے میں خرابی کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں علاج معالجہ کے نتیجہ میں ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہمیں اس پریشانی سے نجات دے۔ آمین۔

(سعیدہ خانم بنت عبدالعزیز صاحب پھیرو چیچی سندھ)

● خاکسار کی بھتیجی حمامۃ البشریٰ بنت مکرم نورالحق صاحب مظہر نے قرآن مجید باترجمہ پڑھ لیا ہے۔ عزیزہ کی عمر ۱۳ سال ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔

(محمد انوار الحق مجاہد گنج مغلپورہ ـــ لاہور)

● خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

(ظہیر احمد خاں ولد محمد بشیر بھٹی چک نمبر ۹۶ گ ب صریح ضلع فیصل آباد)

● ہمارے مربی سلسلہ مکرم نثار احمد خاں کے برادر اکبر سلیم احمد خاں ایکس ای این عرصہ ڈیڑھ سال سے ایک ابتلاء میں آ گئے ہیں۔ کافی حد تک قارئین الفضل کی دعاؤں سے نجات پا چکے ہیں۔ مگر کچھ حصہ باقی ہے۔ اس سے بھی نجات کے لئے مؤدبانہ درخواست دعا ہے

امیر جماعت احمدیہ
علی پور۔ ضلع مظفر گڑھ۔

● مکرم سعید احمد صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے اس خوشی میں چندہ تعمیر مساجد ارسال فرماتے ہوئے قارئین کرام سے نومولود کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی عمر دراز سے نوازے اور بزرگوں کے لئے قرۃ العین بنائے

● مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوبیدار محمد حسین صاحب شمالی چھاؤنی لاہور اپنے پوتے کی بیٹک میں ملازمت کی خوشی میں چندہ تعمیر مساجد ارسال فرماتے ہوئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ملازمت دینی و دنیوی ترقیات کا موجب بنائے

وکیل المال اول۔ تحریک جدید

● خاکسار کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے نیز میری بیٹی بھی کافی دیر سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔

غلام مصطفیٰ ناصر
کریم پارک۔ لاہور

● عبدالرشید صاحب کارکن دفتر تحریک جدید کو تین ہفتے قبل دل کا شدید حملہ ہوا تھا بروقت علاج میسر آنے سے شدت کی تکلیف میں تو کمی ہے لیکن اب بھی دل میں درد رہتا ہے احباب سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ عبدالرشید صاحب کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

بیگم سیٹھ محمد اعظم صاحب
دارالرحمت شرقی (الف)۔ ربوہ

● خاکسار کی خالہ صفیہ رانجھا اہلیہ ملک ممتاز احمد صاحب مجوکہ کا ۵ جون کو فیصل آباد میں گردہ کا اپریشن ہوا۔ اب گھر آ گئی ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

محمد احمد منیر
ناصر آباد، کالونی۔ ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری بہن عزیزی ڈاکٹر کشور اے طاہر اور بہنوئی عزیزم ڈاکٹر سلیم اے طاہر مقیم ڈیٹرائٹ امریکہ کو ۵ جون کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

نومولود محترم نذیر احمد صاحب مقیم نائجیریا کا نواسہ اور محترم عبدالرؤف صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا پوتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ نومولود ہمارے خاندان کے لئے قرۃ العین اور جماعت کے لئے ایک مفید اور نیک وجود ثابت ہو۔ آمین

ڈاکٹر نصیر احمد مقیم نائجیریا
حال ۴/۱۵ دارالصدر غربی الف ربوہ

ربوہ گیس سنٹر
رمضان المبارک میں گیلے بالن اور
تیل مٹی سے نجات
کے لئے
لائف لائن کے ایل پی جی
گیس سلنڈر
حاصل کریں۔ صرف چند کنکشن باقی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں آپ کو پچھتاوا ہو۔
پہلے آئیے۔ پہلے پائیے
آپ کے خادم:۔ ربوہ گیس سنٹر کالج روڈ ربوہ
فون رہائش ۴۱۰

۳۰ جون سے قبل لازمی چندہ جات کا بجٹ سو فیصد پورا ہو جانا چاہیئے۔ (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

میں بھی آپ کام کر رہے ہیں اپنی ان قوتوں کو بروئے کار لائیں اور غریب عوام کی تکالیف دور کرنے اور ان کی حالت بہتر بنانے کے لیے اپنے ذہن کو کام میں لائیں۔

یاد رکھیں حضور نے فرمایا۔ احمدی مسلمان کی حیثیت سے آپ نے ترقی کے کارواں میں سب سے آگے آگے چلنا ہے۔ رہنمائی آپ نے کرنی ہے۔ آگے بڑھیں اور اپنا مقام حاصل کریں۔

(مرسلہ:- چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹ و انجینئرز)

مسجد دارالذکر لاہور میں ... درس القرآن ...

مورخہ ۲۴/۶/۸۳ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر سورۃ یٰسین کا درس دیں گے۔ احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ایف اے، ایف ایس سی کے طلباء کیلئے ربوہ میں فری کوچنگ کلاس کا انعقاد

یہ کلاس احمدی طلباء اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تعاون سے شروع کی گئی ہے

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے اپنے خطاب اور دعا سے افتتاح فرمایا

ربوہ: ۱۸ احسان/جون۔ ایف اے اور ایف ایس سی کے طلباء کیلئے فری کوچنگ کلاس احمدی طلباء و مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ امور طلباء کے تعاون سے آج صبح لائبریری ایوان محمود میں شروع ہوگئی۔ الحمدللہ۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے افتتاح فرمایا۔

تقریب افتتاح کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم رفیع احمد صاحب طاہر نے کی بعد ازاں کلاس کے منتظم اعلیٰ مکرم محمد احمد اشرف صاحب نے رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ ہر سال گرمیوں کی تعطیلات میں یہ کلاس لگائی جاتی ہے۔ اور اس کلاس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب دور خلافت سے قبل طلباء کے سرپرست تھے تو حضور کی نگرانی اور ہدایات کے مطابق اس کلاس کا آغاز ہوا۔ گذشتہ سال یہ کلاس ۲۸ جون سے ۲۷ جولائی تک جاری رہی میڈیکل اور نان میڈیکل کے طلباء کی تدریس کے علاوہ فزکس کے پریکٹیکل بھی کروائے گئے اور اساتذہ کے فرائض بیشتر سینئر کلاسوں کے طلباء نے ادا کئے۔ کلاس کا ٹیسٹ بھی لیا گیا جس کے نتائج بذریعہ ڈاک والدین کو ارسال کئے گئے

اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے خطاب کیا اور طلباء کو اس کلاس کے مقاصد سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔ کلاسوں میں حاضری اور پابندی کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے عظیم تعلیمی منصوبہ کے تحت شروع کی گئی۔ اس لئے طلباء اس کلاس کی اہمیت کو سمجھیں۔ انہوں نے کہا جو کچھ یہاں پڑھایا جائے اس کو گھر جا کر دوہرایا جائے۔ اسی طرح مضامین ذہن میں بیٹھتے ہیں۔ یہ سمجھنا کہ چونکہ کلاس میں سبق سمجھ میں آگیا ہے اس لئے یاد بھی ہوگیا ہے یہ بات غلط ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ گھر جا کر اس کو لکھیں اور دوہرائی کریں۔ صدر صاحب نے کہا کہ بعض طلباء کے ذہن میں یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ کمزور ذہن کے مالک ہیں اور ذہین نہیں ہیں۔ یہ غلط خیال ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنی ذہنی استعدادوں کو چمکا لیتا ہے۔ اور جو محنت نہیں کرتا اسکے متعلق یوں محسوس ہوتا ہے کہ شائد وہ کمزور ذہن کا مالک ہے۔ انہوں نے کہا کہ کلاس کا ڈسپلن قائم رکھیں اور جس مقصد کیلئے آپ یہاں آئے ہیں اس کو خود محنت کر کے حاصل کریں اور محنت کوشش اور دعا کے ساتھ اپنے کام جاری رکھیں۔

بعد ازاں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کروائی اور اس طرح اس کوچنگ کلاس کا افتتاح عمل میں آیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مصروفیات

۱۴-۱۵-۱۶ احسان ۱۳۶۲ ہش (جون ۱۹۸۳ء)

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مورخہ ۱۴-۱۵ اور ۱۶ جون کے ایام میں مجموعی طور پر ۲۲۳۴ خطوط موصول ہوئے احباب جماعت احمدیہ دنیا کے ہر کونے سے اپنے امام سے ذاتی رابطہ رکھنے کیلئے حضور کی توجہ شفقت اور دعا حاصل کرنے کیلئے خطوط لکھتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ان خطوط میں سے ۱۸۶۶ خطوط اندرون پاکستان سے اور ۲۹۰ خطوط بیرون پاکستان سے آئے مختلف جماعتی دفاتر سے ۷۸ خطوط حضور کو ارسال کئے گئے۔

ان ایام میں حضور کی طرف سے مجموعی طور پر ۲۲۴۶ خطوط روانہ کئے گئے۔ ان میں ۲۲۵ خطوط دفاتر جماعت احمدیہ کو روانہ کئے گئے۔ ۵۱۱ خطوط حضور کے دستخط سے گئے اور ۱۵۱۰ خطوط حضور کی ہدایت کے مطابق پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے روانہ کئے گئے۔

ماہ رمضان کی وجہ سے عام ملاقاتیں بند ہیں۔ تاہم ان تین دنوں میں دفتری اور متفرق طور پر ۷ احباب نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو اپنے فضل سے صحت و تندرستی سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

شکریہ احباب

"خاکسار کو انتہائی دکھ ہے کہ اپنے والد بزرگوار مولانا شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم سابق مبلغ چین، ایران و جزائر فیجی کی وفات کے موقع پر بیرون ملک سکونت کے سبب ان کے پاس موجود نہ تھا اور نہ ہی ان کا آخری دیدار کر سکا۔

خاکسار کی والدہ ہمشیرہ اور خاکسار ان تمام عزیزان و اقارب، احباب۔ واقفین سلسلہ صدر صاحبان محلہ جات اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں جنہوں نے نہایت شفقت سے میری غیر حاضری میں ہم سب کے مجاہد بزرگ کی ان کی آخری علالت میں خبر گیری کی، ان کی تجہیز و تکفین میں اعانت کی اور پھر کثیر تعداد میں خود حاضر ہو کر اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی۔

احباب جماعت سے درخواست کہ جہاں وہ مرحوم مجاہد بھائی کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ ہم سب کے صبر جمیل کے لئے دعا کریں اور یہ کہ خدا تعالیٰ ہمیں شیخ صاحب مرحوم کے نیک نمونہ پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار شیخ مامون احمد ابن مولانا شیخ عبدالواحد مرحوم ابادان نائیجیریا)

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب کا مجموعہ کلام

رودِ چناب

شائع ہوگیا ہے۔ ربوہ کے تمام کتب فروشوں سے دستیاب ہے: احمد اکیڈمی ربوہ

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو پورا کرنے کیلئے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟ مینیجر